36860-مسجد نبوی کی زیارت کے وقت کی جانے والی غلطیاں

سوال

میں نے مسجد نبوی کی زیارت میں دیکھا ہے کہ بعض لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کی دیواروں کو چھوتے ہیں، اور بعض اس طرح کھڑے ہوتے ہیں کہ نماز ادا کر رہے ہوں آپ دیکھیں گے کہ وہ اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے ہوئے قبر کی جانب چہرہ کئے ہوئے ہے، تو کیا جو کچھ وہ کرتے ہیں صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (36863) کے جواب میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے آداب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اور کچھ زائرین جن مخالفات کے مرتکب ہوتے ہیں وہ ذیل میں دی جاتی ہیں :

پہلی مخالفت :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنا یا ان سے تعاون طلب کرنا، جس طرح کہ بعض یہ کہتے ہیں : یا رسول اللہ! میرے مریض کو شفا نوازدیں، یا رسول اللہ! میرا قرض ادا کردیں، اے میرے وسیلہ، اے میری ضرورت کے دروازے، یا اس طرح کے دوسرے شرکیہ الفاظ و کلمات وغیرہ جو کہ ایسی خالص توحید کے منافی ہیں جو بندوں پر اللہ تعالی کا حق ہے۔

دوسری مخالفت :

نماز کی حالت کی طرح قبر کے سامنے کھڑے ہونا وہ اس طرح کہ دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے یا اس سے نیچے باندھنا، یہ فعل حرام ہے، کیونکہ یہ حالت ذُل و عبادت کی حالت ہے اور عبادت اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کی جائز نہیں۔

تیسری مخالفت :

قبر کے نزدیک جھکنا یا سجدہ کرنا یا اس کے علاوہ کوئی اور کام جو اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے لیے کرنا جائز نہیں، چنانچہ انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (کسی بشر کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے) مسند احمد (158/3) البانی نے صحیح الترغیب (1936-1937) اور ارواء الغلیل (1998) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

چوتھی مخالفت :

قبر کے نزدیک اللہ تعالی کو پکارنا، یا پھر یہ اعتقاد رکھنا قبر کے نزدیک دعا قبول ہوتی ہے، ایسا فعل بھی حرام ہے اس لیے کہ یہ شرک کے اسباب میں سے ہے، اور اگر قبروں کے پاس یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے نزدیک دعا افضل اور بہتر صحیح اور اللہ تعالی کو زیادہ محبوب ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیں اس کی ترغیب دیتے۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے قریب کرنے والی کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑا بلکہ اس پر اپنی امت کو ترغیب دی ہے ، لہذا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام نہیں کیا تو اس سے یہ علم ہوا کہ یہ فعل شرعی نہیں بلکہ حرام اور ممنوع ہے ۔

ابو یعلی اور حافظ ضیاء نے المختارۃ میں علی بن حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے قریب ایک طاقچہ کے پاس آتا اور اس میں داخل ہو کر دعا کرتا تو انہوں نے اسے منع کر دیا اور کہنے لگے :

"کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ بیان کروں جو میں نے اپنے والد سے انہوں میرے دادا سے سنی وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (تم میری قبر کو میلہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبریں بناؤ ، اور تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا اسلام مجھ تک پہنچ جاتا ہے) ابو داود (2042) البانی نے صحیح ابو داود (1796) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

پانچویں مخالفت :

جو شخص مدینہ نہیں جا سکتا وہ کسی دوسرے کے ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیج دیتا ہے ، اور کچھ زائرین یہ سلام پہنچاتے بھی ہیں ، یہ فعل بدعت ہے اور من گھڑت ہے ، سلام بھیجنے والے ! اور اسے پہنچانے والے ! اس کام سے رک جاؤ تم دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کافی ہونا چاہیے : (مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی ہو مجھ پر تمہارا اسلام پہنچ جاتا ہے)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : (یقینا زمین میں اللہ تعالی کے فرشتے گھوم رہے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں)

مسند احمد (441/1) سنن نسائی حدیث نمبر (1282) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی صحیح الجامع (2170) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

چھٹی مخالفت :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی کثرت اور تکرار سے زیارت کرنا ، جیسے کہ ہر فرض نماز کے بعد یا پھر روزانہ کسی معین نماز کے بعد قبر کی زیارت کرنا ، اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی مخالفت ہوتی ہے : (میری قبر کو تہوار نہ بناؤ)

ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ نے مشکاۃ کی شرح میں کہا ہے کہ : حدیث میں مذکور "عید" ، "اعیاد" میں سے اسم ہے ، کہا جاتا ہے : "عَادَہ واعتَادَہ وتَعَوَّدہ صارلہ عادۃ" ، یعنی اس کی عادت بن گئی ، اور حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ : میری قبر کو تکرار اور بار بار آنے والی جگہ نہ بناؤ کہ وہاں کثرت سے آؤ ، اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا سلام مجھ تک پہنچ جاتا ہے) لہذا اس میں ہی ایسا کرنے سے کفائت ہے ۔ ابن حجر رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی

اور ابن رشد کی کتاب "الجامع للبیان" میں ہے کہ :

"امام مالک رحمہ اللہ تعالی سے کسی اجنبی کے بارے میں پوچھا گیا جو روزانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضری دیتا تھا تو وہ کہنے لگے : "اسکا حکم نہیں دیا گیا ، اور انہوں نے یہ حدیث ذکر کی : (اے اللہ میری قبر کو ایسا بت نہ بنانا جس کی عبادت کی جانے لگے) البانی نے اسے "تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد" صفحہ (24-26) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

ابن رشد کہتے ہیں :

لہذا قبر پر کثرت سے جانا اور سلام کہنا، اور روزانہ قبر پر آنا مکروہ ہے تاکہ قبر بھی مسجد کی طرح ہی نہ بن جائے جہاں روزانہ نماز کی ادائیگی کے لیے لوگ جاتے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے :

(اے اللہ میری قبر کو ایسا بت نہ بنانا جس کی عبادت کی جائے)

دیکھیں البیان والتحصیل لابن رشد (18/444-445) ابن رشد رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی سے مدینہ کے ان لوگوں کے بارہ میں سوال کیا گیا جو روزانہ ایک یا دو بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر کھڑے ہو کر اور سلام پیش کرتے ہیں اور کچھ دیر دعا کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا :

"مجھے ایسی کوئی بات کسی بھی اہل فقہ کی جانب سے نہیں ملی، اور اس امت کے آخری حصہ کی اصلاح اسی طرح ممکن ہے جیسے پہلے لوگوں کی ہوئی تھی، اور امت کے ابتدائی لوگوں میں سے کسی کے بارے میں یہ نہیں ملتا کہ وہ ایسا کام کیا کرتے تھے۔

دیکھیں : "الشفا بتعریف حقوق المصطفی" (2/676)

ساتویں مخالفت :

مسجد کی کسی بھی جانب سے قبر کی جانب متوجہ ہونا، اور جب بھی مسجد میں داخل ہو یا نماز سے فارغ ہو تو قبر کی جانب رخ کرلینا، اور اپنے ہاتھ بالکل سیدھے کرلینا اور سلام پڑھتے ہوئے اپنے سر اور ٹھوڑی کو جھکا لینا، یہ منتشر بدعات اور مخالفات میں سے ہیں۔

اللہ کے بندو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو اور ان سب بدعات اور مخالفات سے بچ جاؤ، اور خواہشات اور اندھی تقلید کرنے سے اجتناب کرو اور اپنے معاملات میں ھدایت اور دلیل پر قائم رہو اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ

.{کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے، جس شخص کے لیے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشات کا پیروکار ہو؟} محمد (14)

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والوں اور سید المرسلین کی سنت پر چلنے والا بنائے۔